© rasailojaraid.com

سنین ؑ (ابوداؤد) وقال فیہ "وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین"

وللاحمد وابی داؤد "فما شھدت مجمعا من جرم الا کنت اماھم الی یومی ھذا" (نیل الاوطار باب ماجاء فی امامۃ الصبی ص۱۸۰ ج ۳)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نابالغ لڑکا دوسرے بڑے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو اور پھر وُہ صاحبِ تمیز بھی ہو تو بلاشبہ اس کی امامت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

۳۔ آپ نے تنخواہ کے اضافے اور دوسرے الاؤنسز کے حصول کے لیے ہڑتالوں اور جلوسوں کی شرعی حیثیت معلوم کرنی چاہی ہے، لیکن آپ کو یہ سوال اس وقت کرنا چاہیے تھا جبکہ ملک میں اسلام کا معاشی، اقتصادی نظام نافذ ہو جاتا۔ کیونکہ اس سوال کا تعلق اسلام کے معاشی اور اقتصادی نظام کے ساتھ ہے اور بدقسمتی سے ملک میں ابھی تک اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام نافذ نہیں۔ لہٰذا یہ سوال قبل از وقت ہے۔ اس وقت ملک میں جہاں سرمایہ داری، بنکاری، رشوت خوری، ایسی لعنتیں اپنے عروج پر ہیں، وہاں ان ہڑتالوں اور جلوسوں کو بھی برداشت کرنا ہوگا کہ ان سب کا تعلق ایک ہی ذہنیت کے ساتھ ہے جسے مادہ پرست ذہنیت کہا جاتا ہے۔

بہرحال شرعی لحاظ سے اس کے بارے میں جو کچھ بھی ہو، اس سے قطع نظر یہ بات ہر ایک ملازم اور مزدور اچھی طرح جانتا ہے کہ جب کوئی آدمی حکومت کے مقررہ مشاہرہ پر ملازمت اختیار کرتا ہے تو وُہ دراصل حکومت کے ساتھ یہ معاہدہ کرتا ہے کہ میں حکومت کا وفادار رہوں گا، اور اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ معاہدہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ جب مزدور یا ملازم ہڑتالوں اور جلوسوں کے خبط کو اپنے ذہن سے نکال کر پرے جھٹک دے ورنہ معاہدہ کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ لہٰذا ایسی صورت میں اخلاقاً بھی ہڑتال اور جلوس ایک جرم بن کر رہ جاتا ہے۔ مگر افسوس

کھڑا کر دیا گیا ہے۔ غریب اور امیر کی سرد جنگ کو جس طرح مہمیز لگائی جا رہی ہے، اپنے جھوٹے سچے اور جائز اور ناجائز مطالبات کے حصول کے لیے جس طرح ہڑتالوں اور تالہ بندیوں کا بے ہنگم رواج ہوتا جا رہا ہے حکومت اور قوم دونوں کے لیے ہی کچھ اچھی فال نہیں اس لیے ہمارے خیال میں ملک کی معاشی ابتری کا واحد حل یہ ہے کہ بغیر

© rasailojaraid.com